© rasailojaraid.com

جناب مولانا عبید اللہ عفیف

فتاوے

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقے میں یہ رواج ہے کہ لوگ موسم سرما میں دو من مکی دے کر موسم گرما میں دو من گندم لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ صاحب فتاویٰ ثنائیہ کا رجحان اس مسئلہ میں جواز کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا پوری تحقیق سے جواب بالتفصیل سے آگاہ کیا جائے، نیز جواب دیتے وقت مندرجہ ذیل فرامینِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی مدِ نظر رکھیں:

(ا) عن عبادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء يدا بيد فاذا اختلفت هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد (رواه مسلم)

(ب) وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا البر بالبر والشعير بالشعير والملح بالملح والتمر بالتمر الا سواء بسواء عينا بعين ولكن بيعوا البر بالشعير والشعير بالبر والتمر بالملح والملح بالتمر كيف شئتم يدا بيد (رواه الشافعي)

(ج) عن اسامة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الربا في النسيئة (رواه البخاري)

(د) عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على الناس زمان لا يبقى احد الا اكل الربا فان لم يأكل اصابه من غباره (رواه ابو داؤد)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجواب بعون الوهاب وابیہ المرجع والمآب

اقول وباللہ التوفیق وبہ استعین لاحول ولا قوۃ الا باللہ المبین

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جواب میں اپنی گذارشات پیش کرنے سے قبل ربٰوا (بیاج) کی مختصر سی وضاحت کردی جائے۔

"سود شرع میں زیادتی کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کی جائے درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہے قرآن میں اور اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اور بیاج دو قسم کا ہے۔ ایک نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا تھوڑی چیز کو بدلے بہت کے بیچنا۔ پھر اگر دونوں چیزیں پائی جاویں یعنی ایک اتحاد جنس اور دوسرا اتحاد قدر یعنی کیل و وزن تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو قسم حرام ہے جیسے گیہوں کے بدلے گیہوں کہ جنس بھی ایک اور قدر بھی ایک کہ کیل ہے۔ اگر اتحاد جنس میں ایک چیز پائی جائے تو قسم اول حرام ہے اور قسم دوم حرام نہیں جیسے چنوں کے ساتھ بیچے کہ اس میں قسم اول حرام ہے اور قسم دوم حرام، اور امام مالکؒ کے نزدیک علت بیاج ان چیزوں میں جو حدیث میں آئی ہیں، ثمنیہ اور قوت مدخر ہوتا ہے پس ان کے نزدیک ترکاری وغیرہ میں جو ذخیرہ نہیں ہوسکتیں، بیاج نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک ترکاری میں بھی بیاج ہوتا ہے" (حاشیہ ترمذی ص۲۶ مطبع نول کشور بحوالہ فتاوی ثنائیہ، ص ۲۷۱، ج ۲)

"اقول ذهب عامتهم الى ان حكم الربا غير مقصور عليها باعيانها انما يثبت لاوصاف فيها ومتعد الى كل ما يوجد فيه تلك الاوصاف كذا فى منهاج السنة" (تعلیقات سلفیہ، نسائی ج ۲، ص ۲۱۴)

یعنی جن جن اشیا میں یہ اوصاف پائے جائیں گے، ان میں ربٰوا پایا جائے گا۔۔۔

۔۔۔اور ربٰوا ان چھ اشیا میں محدود نہیں۔ لہٰذا صورت سوال مذکورہ میں از روئے تحقیق ایسی بیع جو دست بدست اور نقد بہ نقد نہ ہو، ربٰوا ممنوع میں شامل ہے اور ایسی بیع قطعاً حرام ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"عن ابی سعیدؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض لا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز وفی روایۃ عنہ الا یدا بید" (مسلم جلد ۲، ص۲۴، نسائی ج۲ ص۲۱۵ و بخاری مع الفتح الباری ص۳۸۵، ج۵، ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۳۴۷، ج۲ واخرجہ ایضاً احمد والشافعی والمالک وعبد الرزاق بحوالہ تنقیح الرواۃ ج۲، ص۱۶۰)

"قال القاضی عیاض اتفق العلماء علی انہ لا یجوز بیع احدھما بالآخر اذا کان احدھما مؤجلا او احدھما غائبا عن المجلس"

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ مختلف جنسوں کی بیع صرف دست بدست ہی جائز ہے اور یہ علماء کا اتفاقی فیصلہ ہے۔ ایک جنس نقد اور دوسری ادھار، یہ جائز نہیں۔ مگر امام نووی نے کہا ہے کہ اگر مجلس میں دونوں چیزیں موجود نہ ہوں اور بیع پختہ ہو جائے اور قبل افتراق اسی مجلس میں ان چیزوں کو ایک دوسرے کے حوالے کر دیا جائے تو اس طرح بھی جائز ہے کیونکہ "یداً بیدٍ" کے الفاظ اس کی اجازت دیتے ہیں۔

یعنی اس روایت سے یہ بات بطور اصول کے واضح ہو گئی کہ اختلافِ جنس کی صورت میں بیع کے جواز کے لئے ایک مجلس میں دونوں کی موجودگی ضروری ہے اور اگر ایسا نہ ہو گا تو بیع حرام ہو گی ——— چنانچہ یہ اصول معتبر روایات میں واضح طور پر پایا جاتا ہے۔

حدیث ۲:

عن عبادۃ الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ھذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم" (نووی ج۲، ص۲۵، نسائی ج۲، ص۲۱۴ و ابن ماجۃ ج،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ص ۱۶۷ مطبع اصح المطابع کراچی، ترمذی مع تحفۃ ج ۲، ص ۲۳۱، ابوداؤد ج ۲، ص ۴۷۶)

اور تنقیح کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو احمد اور ابن ابی شیبہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔ ان مذکورہ چھ اشیا میں سے ہر ایک جنس کی بیع اسی جنس کے ساتھ برابر برابر دست بدست جائز ہے۔ مگر جب اجناس بدل جائیں تو پھر زیادتی بھی جائز ہے مگر اسی مجلس میں ہر عوض ادا کرنا ہوگا اور تاجیل (تاخیر) جائز نہیں۔

یاد رہے کہ مسلم شریف کے علاوہ دوسری محولہ بالا کتب کی روایات میں "فاذا اختلفت الاصناف" کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ "بیعوا الشعیر بالتمر" وغیرہ الفاظ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مگر ابوداؤد کی عبارت انتہائی واضح ہے اور وہ یہ ہے:

"ولا بأس ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرھما یداً بیدٍ واما النسیئۃ فلا (فلا یجوز)"

چنانچہ ابوداؤد حاشیہ ص ۴۷۶ میں ہے:

"لا نشترطان مع النسیئۃ مع اتفاق النوع واختلافہ وھو المجمع علیہ ومنع التفاضل فی النوع الواحد وھو قول الجمہور الخ"

یعنی اختلاف نوع کی صورت میں وعدے کے ساتھ بیع حرام ہے اور ایک جنس کے تبادلہ میں تفاضل بھی منع ہے اور یہ جمہور کا قول ہے اور یہی مجمع علیہ ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۶۔

حضرت امام نووی اس حدیث کے ذیل میں رقم طراز ہیں:

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یداً بیدٍ) حجۃ للعلماء کافۃ فی وجوب التقابض وان اختلف الجنس وجوز اسماعیل بن علیہ التفرق عند اختلاف الجنس محجوج بالاحادیث والاجماع ولعلہ لم یبلغہ الحدیث فلو بلغہ لما خالفہ" (نووی ج ۲، ص ۱۲۵)

یعنی اس مجلس میں تقابض بالجنس واجب ہے اور یہ اجماعی مسئلہ ہے شیخ اسماعیل بن علیہ کے علاوہ کسی نے بھی جواز کا فتویٰ نہیں دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ان کا یہ قول احادیث صحیحہ اور اجماع کے ساتھ مجروح اور متروک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ روایات نہ پہنچی ہوں ورنہ آپ ایسے مقتدر محدث ایسا کس طرح کر سکتے تھے۔

علامہ سندھی نسائی کی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

"کیف شئتنا) ای من حیثیة الحکیمیة والا فلا بدّ من مواعاة یداً بید"

یعنی کمی بیشی تو جائز ہے مگر دست بدست کی شرط اور رعایت ناگزیر ہے۔

امام ترمذی اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

"والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یباع البر بالبر الا مثلا بمثل والشعیر بالشعیر الا مثلا بمثل فاذا اختلف الاجناس فلا باس ان یباع متفاضلاً اذا کان یداً بید وھذا قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال الشافعی والحجة فی ذالک قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعوا الشعیر بالبر کیف شئتم یداً بیدٍ" الخ

راقم کہتا ہے کہ مالک بن انس، لیث اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ اختلاف جنس کے وقت تقابض فی المجلس کی پابندی ضروری ہے۔

حدیث ۳:

"عن ابی ھریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمر بالتمر والحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل یداً بیدٍ فمن زاد واستزاد فقد اربیٰ الا ما اختلفت الوانہ" (مسلم مع نووی ج۲، ص۲۵)

اس حدیث کے تحت امام نووی فرماتے ہیں:

"الوانہ ای اجناسہ کما صرح بہ فی الاحادیث الباقیة"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث ۷ :

حدثنا عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الفضۃ بالفضۃ والذھب بالذھب الا سواء بسواء وامرنا ان نشتری الفضۃ بالذھب کیف شئنا ونشتری الذھب بالفضۃ کیف شئنا قال فسألہ رجل یداً بید فقال ھٰکذا سمعت"

(مسلم مع نووی ج ۲، ص ۲۵، نسائی ج ۲، ص ۲۱۶، فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۰)

اس روایت کے تحت امام نووی فرماتے ہیں کہ:

" سواءً او متفاضلاً وشرطہ ان یکون حالا ویتقابضا فی المجلس "

یعنی کمی بیشی کی تو اجازت ہے مگر تقابض فی المجلس شرط ہے۔

یہ روایت امام بخاریؒ نے بھی نقل فرمائی ہے مگر یداً بید کے الفاظ نقل نہیں فرما سکے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :

" کانہ اشارۃ بذالک الی ما وقع فی بعض طرقہ وقد اخرجہ مسلم عن عباد الذی اخرجہ البخاری من طریقہ وفیہ فسألہ رجل فقال یداً بید فقال ھٰکذا سمعت الی ان استدل بہ علی بیع الربویات بعضھا ببعض اذا کان یداً بید واصرح منہ حدیث عبادۃ ابن الصامت عند مسلم فاذا اختلفت الاجناس فبیعوا کیف شئتم " (فتح الباری ج ۵، ص ۲۸۰)

حدیث ۸ :

" فقال عمر بن الخطاب کلا واللّٰہ لتعطینہ ورقہ او لتردن الیہ ذھبہ فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الورق بالذھب ربا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربا الا ھاء وھاء " الخ (مسلم، ج ۲، ص ۲۴)

حضرت طلحہ بن عبید اللّٰہؓ اوس بن حدثان سے سونا خریدا اور کہا کہ خادم کے آجانے پر تمہیں اس کے عوض چاندی ادا کر دی جائے گی۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ ایسی بیع ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اختلاف جنس کے وقت تقابض فی المجلس واحد کو شرط قرار دیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نووی میں ہے:

"قال العلماء ومعناه التقابض ففيه اشتراط التقابض في بيع الربوي إذا اتفقا في علة الربا سواء اتفق جنسهما كذهب بذهب أم اختلف كذهب بفضة ونبه صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث بمختلف الجنس على متفقه" (مسلم مع نووی، ج ۲، ص ۲۴)

حدیث ۶:

"عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب ولا الورق بالورق ولا البر بالبر ولا الشعير بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح سواء بسواء عينا بعين يدا بيد" رواه الشافعي وفي التنقيح الروايات إسناده صحيح ومتصل (ج ۲، ص ۱۶۲)

حسب سابق یہ روایت بھی اپنے مفہوم کے لحاظ سے واضح نص ہے کہ اختلافِ جنس کے وقت بھی بیع کرتے ہوئے "یدا بیدا" در مجلس واحد دونوں جنسوں کی وصولی شرط ہے۔

حدیث ۷:

"قال ابن عباس لكنني أخبرني أسامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ربا إلا في النسيئة" (بخاری مع فتح الباری، ج ۵، ص ۲۸۶) وفي رواية مسلم الربا في النسيئة وله من طريق عبد الله بن أبي يزيد وعطاء جميعا عن ابن عباس إنما الربا في النسيئة وزاد في رواية عطاء ألا إنما الربا في النسيئة وزاد في رواية طاوس عن ابن عباس لا ربا فيما كان يدا بيد" (مسلم ص ۲۸۶)

ان روایات کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس بیع الصرف فی جنس واحد میں "یدا بید" تفضل کے جواز کے قائل تھے۔ مگر جب انہوں نے ابو سعید خدریؓ کی روایت سنی تو اس مسلک سے رجوع کر لیا۔ چنانچہ بیہقی میں ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"قد روی عن ابن عباس رجوعہ من ھٰذہ الفتیا" (ص ۲۸۰) (حازمی فی الاعتبار (ص ۱۶۵ ، ۱۶۶) رجوع ابن عمر فی المسلم ثابت"

لہٰذا اسی وجہ سے بعض نے اسامہ کی اس روایت کو منسوخ قرار دیا ہے اور بعض اس روایت کو مجمل اور ابو سعید کی روایت کو مبیّن قرار دے کر مرجوح قرار دیا ہے ۔ بعض نے کہا ہے کہ ابو سعید کی روایت منطوق کے لحاظ سے اسامہ کی روایت کے مفہوم پر مقدم ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ ربا اصغر کے حق میں ہے اور ابو سعید کی روایت ربا اغلظ کے حق میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ روایت اختلاف جنسین کی اس بیع کی ممانعت کے لئے حجت ہے کہ جس میں ایک جنس موجود ہو اور دوسری نقد ہو ۔ چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :

"اتفق العلماء علی صحۃ حدیث اسامۃ واختلفوا فی الجمع بینہ وبین حدیث ابی سعید فقیل منسوخ لکن النسخ لا یثبت بالاحتمال وقیل معنی قولہ لا ربا الربا الاغلظ الشدید التحریم وقال فی آخر البحث قال ابو عبد اللہ یعنی البخاری سمعت سلیمان بن حرب یقول لا ربا الا فی النسیئۃ ھٰذا عندنا فی الذھب بالورق والحنطۃ بالشعیر متفاضلا ولا بأس بہ یدا بید ولا خیر فی النسیئۃ" (فتح الباری ج ۵ ، ص ۲۸۶ ، تحفۃ الاحوذی ج ۲ ، ص ۲۴۲ ، حاشیۃ ابن ماجہ ج ۲ ، ص ۱۶۴ تنقیح الانظار ، حاشیۃ نسائی سلفیۃ ج ۲ ، ص ۲۱۶ ، تنقیح ج ۲ ، ص ۱۶۳ ، حاشیۃ ابوداؤد ص ۴۷۶ بنقلہ حافظ ابن حجر عینی وکرمانی بالفاظ مختلفۃ

وقال النووی فقد قال قائلون بانہ منسوخ بھٰذہ الاحادیث وقد اجمع المسلمون علی ترک العمل بظاہرہ وھٰذا یدل علی نسخہ وتاولہ آخرون فتاویلات انہ محمول علی غیر الربویات الخ القول الثانی انہ محمول علی الاجناس المختلفۃ فانہ لا ربا فیہا من حیث التفاضل بل یجوز تفاضلہا یدا بید والقول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثالث حدیث عبادۃ وابی سعید وغیرھما مبین فوجب العمل بالمبین والتنزیل المجمل علیہ، ج ۲، ص ۲۴۷)

بہر حال ان قاطعہ اور براہین ساطعہ کے مطابق، شارحین کی نگارشات کے تحت صورت مسئولہ یعنی مکی وغیرہ دے کر گرمیوں میں گندم لینا بالکل نا جائز اور حرام ہے اور اس کا مرتکب شدید مجرم ہے۔ اسے توبہ کرنی چاہیئے . . . راقم الحروف کو یہی حق نظر آیا ہے . . . واللہ اعلم وعلمہٗ اتم!

خوشخبری

تنبیہ الغافلین (رسالہ نصیحت بے نمازاں) چھپ کر تیار ہو چکی ہے

کتابت قابلِ دید، سفید کاغذ، خوشنما رنگ دار ٹائیٹل

طرز بیان :

عاجز عبدالکریم نمانا ں   پیغ بیکس اس دا ٹھاں ٹکانا ں
واں دسے بیڑے پنڈ چھپاراں   حاضر خادم تابعدار،
بے نمازا ہو ہوشیار   سر توں فرض نماز اتار
اگے نماز نبوی بتائی   منظوم پنجابی کر چھپوائی
تاں جو پڑھسن مومن بھائی   نجات ذریعہ آخر کار

بے نمازا ہو ہوشیار . . .

قیمت دو روپے   محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ :

حکیم عبدالکریم ڈاکخانہ دواں رادھا رام ضلع لاہور

© rasailojaraid.com